رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا

تار کا پتہ "الفضل" قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۱۲ رجب ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۸۷

حضرت صاحبزادہ میرزا شریف احمد صاحب پر حملہ کرنیوالے احراری کے مقدمہ کی سماعت

ملزم کی ضمانت اور مچلکہ کی ضبطی کے لئے پولیس کی طرف سے درخواست

حملہ آور سے احراریوں کے تعلقات کا ثبوت

"الفضل" کے خاص رپورٹر کے قلم سے

گورداسپور ۹ اکتوبر ۳۵ء ۔ حنیفا پسر چوہڑ گد اگر قادیان کے خلاف پولیس نے جو استغاثہ دائر کر رکھا ہے ۔ آج اس کی مزید سماعت ہوئی ۔ ملزم کی حفاظت کے لئے حسب دستور سابق قادیان پولیس کا ایک سپاہی اس کے ساتھ گیا ۔ اور برابر اس کے ساتھ رہا ۔

قادیان میں مقیم احراری ملا عنایت اللہ بھی عدالت میں موجود تھا ۔ اور ملزم کے وکیل کو ضروری ہدایات گاہے گاہے دیتا تھا ۔

آج پولیس کی طرف سے یہ درخواست عدالت میں دی گئی ہے ۔ کہ مقدمہ عید گاہ میں ملزم سے جو ایک ہزار کی ضمانت ۔ اور ایک ہزار کا مچلکہ لیا گیا تھا ۔ وہ ضبط ہونی چاہیئے ۔ کیونکہ اس ضمانت کے بعد ملزم نے اس جرم کا ارتکاب کیا ہے ۔

سب سے پہلے سردار خوشحال سنگھ صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر پولیس سابق انچارج پولیس چوکی قادیان کی شہادت ہوئی ۔ جو درج ذیل ہے :-

بیان سردار خوشحال سنگھ صاحب

مرزا شریف احمد صاحب نے چھ بجکر ۵ منٹ پر رپورٹ کی ۔ انہوں نے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھی دوسرے روز پیش کیا تھا ۔ نقشہ موقعہ کا میں نے بنایا ہے ۔ مجھے زیر دفعہ ۱۵۵ ایبہ مقدمہ دائر کرنے کا حکم ملا تھا ۔ یہ آرڈر اصل میں انگریزی میں ہے ۔ میں نے میاں صاحب کے بدن پر ضربات کے نشانات اپنی آنکھوں سے اس وقت دیکھے ۔ جب انہوں نے رپورٹ کی ۔

بجواب سوالات وکیل ملزم مجھے سٹار ہوزری کے مینجر فیض قادر نے پہلے آ کر کہا تھا ۔ کہ میاں صاحب ہوزری میں بلاتے ہیں اور جب میں وہاں گیا ۔ تو میاں صاحب نے کہا ۔ کہ مجھے ایک آدمی نے مارا ہے ۔ اور پھر تھانہ میں آ کر رپورٹ لکھائی ۔ مجھے یاد نہیں ۔ کہ رپورٹ لکھنے کے بعد میں نے میاں صاحب کو کیا کہا ۔ اور رپورٹ کے آخر میں کیا لکھا ۔ رپورٹ کی ایک نقل میاں صاحب کو دے دی تھی ۔ میں نے رپورٹ روزنامچہ میں درج کی تھی ۔ روزنامچہ میں میں نے اس کے متعلق جو کارروائی کی وہ لکھی ہوئی ہے ۔ جب رپورٹ لکھی جا رہی تھی ۔ تو پچاس ساٹھ آدمی جمع ہو گئے تھے ۔ اس واقعہ کے بعد میں نے گارد کے ساتھ قصبہ میں پٹرول کیا ۔ تا کہ کوئی فساد نہ ہو جائے لوگوں نے جو بیان دیا تھا ۔ اس کا خلاصہ میں نے روزنامچہ میں درج کر دیا تھا ۔ جب یہ رپورٹ لکھی جا رہی تھی ۔ اس وقت وہ لڑکے تھانہ میں آ گئے تھے ۔ انہوں نے خود بیان کیا تھا ۔ کہ انہوں نے دیکھا ہے کہ حنیفا نے میاں صاحب کو مارا ہے ۔ چونکہ میں اس وقت تحقیقات نہیں کر رہا تھا ۔ اس لئے ان کے بیانات نہیں لکھے ۔ بات سن کر ان کا خلاصہ درج کر دیا تھا ۔ میاں صاحب کے ڈاکٹر اور لوگ میرے ساتھ تھے ۔ جب میں موقعہ دیکھنے کے لئے گلی میں گیا تھا ۔ جائے وقوع مجھے میاں صاحب نے دکھائی تھی ۔ وہ گلی ۲۵ ۳۰ فٹ چوڑی ہو گی ۔ اس میں بعض دکانیں بھی ہیں ۔ اس گلی میں سیدھے سو ڈیڑھ سو گز تک نظر جا سکتی ہے ۔ میں نے ملزم کے یا کسی اور کے مکان کی ہرگز تلاشی نہیں لی تھی ۔ واقعہ کی رات یا دن کو میں نے کوئی بیانات گواہوں کے قلمبند نہیں کئے ۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور مجسٹریٹ صاحب دس بجے کے قریب رات کو آ گئے تھے اگلے روز تین چار بجے کے قریب میں نے گواہوں کو رائے صاحب (ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس) کے پیش کیا تھا ۔ تمام بیانات اسی روز ہو گئے تھے ۔ میں نے اس دوکاندار سے جس کی دوکان کے سامنے وقوعہ ہوا ۔ اور بعض دیگر لوگوں سے اگلے روز دریافت کیا تھا ۔ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب میرے پیش نہیں ہوئے تھے ۔ میرے پاس اس واقعہ سے قبل جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی رپورٹ نہیں آئی تھی ۔ کہ اس طرح میاں صاحب یا ان کے خاندان کے کسی ممبر پر حملہ ہونے والا ہے ۔

بیان رائے صاحب جواہر لال ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس

میں ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء سے قادیان میں انچارج ہوں۔ مجھے بذریعہ رجسٹرڈ پوسٹ وہ چٹھی ملی تھی۔ وہ مسل میں شامل ہے۔ یہ چٹھی ۲۷ جون کی لکھی ہوئی ہے۔

بجواب سوالات وکیل ملزم۔ میں رجسٹری کا وہ لفافہ پیش نہیں کر سکتا۔ جس میں یہ چٹھی ملی تھی۔ یہ مجھے بٹالہ کے پتہ پر بھیجی گئی تھی۔ وہاں سے ریڈائرکٹ ہو کر قادیان گئی۔ اور مجھے ملی۔ یہ چٹھی اپنی نوعیت کی پہلی چٹھی ہے۔ میں نے اس کے متعلق ناظر امور عامہ سے گفتگو کی تھی۔ اور یہ بھی پوچھا تھا۔ کہ کس ذریعہ سے خبر ملی ہے۔ مگر انہوں نے یہ بتانے سے انکار کر دیا۔ یہ نہیں پوچھا تھا۔ کہ کس طبقہ کے لوگوں سے یہ خبر ملی ہے۔ اس رات میں نو بجے کی گاڑی سے قادیان پہونچ گیا تھا۔ سردار خوشحال سنگھ صاحب نے مجھے بعض بیانات دکھائے تھے۔ جو انہوں نے میرے آنے سے پہلے لئے تھے۔ اگلے روز میں نے ان بیانات کی تصدیق کی۔ مگر خود کوئی بیان نہیں لکھا۔ میں نے پٹرول کے انتظامات کو قصبہ میں مضبوط کیا تھا۔ تا کوئی فساد نہ ہو۔ احرار نے شکایت کی تھی۔ کہ بعض احمدی ہمارے مکانوں پر پکٹنگ کر رہے ہیں۔

بجواب سوالات کورٹ انسپکٹر صاحب بیان کیا۔ کہ جو بیان سردار خوشحال سنگھ صاحب نے مجھے دکھائے تھے وہ روزنامچہ میں ہی لکھے ہوئے تھے۔ علیحدہ نہیں تھے

بیان خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ

۲۷ جون ۱۹۳۵ء کو یہ چٹھی میرے دستخطوں سے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ صاحب کو بٹالہ بھیجی گئی تھی۔ اس قسم کی اطلاعات مجھے مختلف ذرائع سے ملی تھیں۔

بجواب سوالات وکیل ملزم۔ دفتر میں ایک ڈاک رجسٹر ہے۔ جس میں افسروں کو بھیجی جانے والی چٹھیاں درج ہوتی ہیں۔ اور اسے پیش کر سکتا ہوں۔ مجھے اس چٹھی کی رسید نہیں ملی تھی۔ اور نہ ہی جواب۔ یہ اطلاعات مجھے زبانی ملی تھیں یہ اطلاعات مئی اور جون میں ملتی رہی تھیں۔ میں نے اس معاملہ کی رپورٹ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی سے کی ہو گی۔ مگر یہ چٹھی نہیں دکھائی تھی۔ مجھے یہ یاد نہیں۔ کہ حضرت صاحب نے اس کے متعلق کوئی ہدایات دی ہوں۔ یہ ذکر میں نے کیا تھا۔ کہ میں نے یہ چٹھی لکھی ہے۔ حضور سے میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ افسروں کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ اس چٹھی کے تھوڑا ہی عرصہ بعد ج۔ کے۔ کھ صاحب قادیان آ گئے۔ اور ان سے میری گفتگو ہوئی۔ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب کے سامنے میں نے بعض احتیاطی تدابیر پیش کی تھیں۔ مثلاً یہ کہ اس گلی میں کانسٹیبل مقرر کر دیئے جائیں۔ اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ممبران کی حفاظت کے لئے سفید کپڑوں میں سپاہی مقرر کئے جائیں۔ مگر کچھ کیا نہیں گیا۔ یہ اطلاعات مجھے احمدیوں سے ملی تھیں

بیان خانصاحب چوہدری حسین علی صاحب مجسٹریٹ بٹالہ

اس مقدمہ کی تحقیقات میرے حکم سے شروع کی گئی تھی۔ صدر تھانہ بٹالہ میں میں نے ملزم کی شناخت پریڈ کرائی تھی۔ جو لوگ اس میں شامل ہوئے ان کے نام درج ہیں۔ میں نے ملزم کو اجازت دیدی تھی۔ کہ جہاں اس کا دل چاہے بیٹھ جائے جب شناخت پریڈ کا انتظام کیا گیا۔ تو میاں صاحب اس جگہ نہ تھے۔ پریڈ کا اہتمام تھانہ کے کمپاؤنڈ میں کیا گیا تھا۔ جہاں صاحب باہر تھے۔ پھر میں نے اگزبٹ اے۔ ایچ۔ ایم تیار کی۔ جو صحیح ہے۔

بجواب سوالات وکیل ملزم:۔ جب میں قادیان گیا۔ تو میں نے اسسٹنٹ سب انسپکٹر کی کارروائی تحریر میں کوئی نہیں دیکھی۔ زبانی باتیں سنی تھیں۔ پولیس کی رپورٹ کی ایک کاپی مجھے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کی معرفت ملی۔ تو میں نے اہم معاملہ سمجھ کر پولیس کو تحقیقات کا حکم دیا۔ بٹالہ میں مجھے ایک چٹ ملی تھی۔ کہ اس طرح میاں شریف احمد صاحب پر حملہ ہوا ہے اس پر میں قادیان گیا۔ یہ یاد نہیں۔ کہ ملزم کا نام اس میں درج تھا۔ یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ قادیان جانے پر مجھے کوئی ایسا کاغذ دکھایا گیا۔ جس سے ملزم کا نام ظاہر ہوتا ہو شناخت پریڈ سے قریباً دو گھنٹہ قبل میں نے میاں صاحب کو باہر دیکھا تھا۔ سب جج کی کچہری کے ارد گرد غالباً کو میں نے تھانہ کے کمپاؤنڈ میں دیکھا۔ جب اندر گیا پریڈ میں جو آدمی شامل کئے گئے۔ وہ غالباً نے خود منتخب کئے تھے۔

اس پر شہادت استغاثہ ختم ہوئی۔ اور گواہان صفائی کے لئے پندرہ اکتوبر تاریخ مقرر کی گئی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۹ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنے والوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

تحریری بیعت

نمبر	نام	مقام	نمبر	نام	مقام
۱	سونو صاحب	سندھ	۷	غلام محمد صاحب	کشمیر
۲	سید کو مرشاہ صاحب	"		**دستی بیعت**	
۳	محمد عبدالمجید صاحب	بنگال	۸	خلیل الرحمٰن صاحب	ضلع ملتان
۴	غلام محمد صاحب	ضلع گجرات	۹	عبداللطیف صاحب	ضلع گورداسپور
۵	ایم۔ اے حمید صاحب	اپر برما	۱۰	حافظ عبدالکریم صاحب	ضلع جالندھر
۶	فاطمہ [illegible] صاحبہ	ڈھاکہ			

کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کے اخراجات میں ہر احمدی حصہ لے

گذشتہ پرچہ میں جناب ناظر صاحب بیت المال کی طرف سے بارہ ہزار روپیہ کی فوری ضرورت کا جو اعلان شائع کیا گیا ہے۔ وہ احباب کی نظر سے گذر چکا ہو گا۔ اور اگر کسی دوست نے پڑھا نہیں تو اب پڑھ لے۔ اور دوسرے احمدی مردوں عورتوں حتیٰ کہ بچوں کو بھی سنا دے۔ سشن جج گورداسپور کے فیصلہ کے خلاف اپیل ایک ایسی ضروری اور اہم چیز ہے۔ کہ کئی اصحاب اس کے متعلق ہر قسم کے اخراجات کا سارا بوجھ اکیلے اٹھانا اپنے لئے باعث سعادت سمجھتے ہیں۔ اور اپنا سب کچھ خرچ کر دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ ہر ایک احمدی جس کے لئے ممکن ہو۔ اس میں حصہ لے کر ثواب حاصل کر سکے۔ اس لئے اخراجات کے متعلق عام اعلان کیا گیا ہے۔

چونکہ ایک طرف اس کام کے لئے روپیہ کی جلد ضرورت ہے۔ اور دوسری طرف یہ ایک معمولی رقم ہے۔ جو فوری طور پر جمع ہو سکتی ہے۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ جلد سے جلد اس میں شریک ہو جائیں۔ اور نہ صرف خود شریک ہوں۔ بلکہ اپنے بیوی بچوں کو بھی شریک کریں۔ اور دوسرے احمدیوں کو بھی شرکت کی تحریک کریں۔

پس اس تحریک میں ہر احمدی کو بلکہ احمدی بچوں کو بھی چندہ دینا چاہیئے۔ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو۔ تا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عزت اور وقار کی حفاظت کے احساس کا اظہار ہو۔

انقطاعِ نبوت کے متعلق ترجمانِ احرار کے فرسودہ خیالات

امتِ محمدیہ کے اکابر کی شہادتیں

نبوت رحمت ہے

نبوت اللہ تعالےٰ کی ایک رحمت۔ اور اس کے انعامات میں سے بہترین انعام ہے بلکہ جس قدر کسی نبی کا دائرۂ نبوت وسیع ہوتا ہے۔ اسی قدر وُہ اہلِ عالم کے لئے رحمت کا باعث ہوتا ہے۔ اسی بنا ء پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو جو اسود و احمر کی طرف پیغام حق لے کر آئے۔ اللہ تعالےٰ نے رحمۃ للعالمین قرار دیا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام کی زبان سے قرآن مجید میں یہ الفاظ ادا کرائے۔ کہ یا قوم اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا۔ (مائدہ ع ۴) یعنی اے قوم اللہ تعالےٰ کی ان نعمتوں کو یاد کرو۔ کہ اُس نے تمہیں نبوت اور بادشاہت دونوں انعامات سے بہرہ ور کیا۔ اور دینی و دُنیوی کمالات کے انتہائی نقطہ تک پہونچایا۔ لیکن بدقسمتی سے آج کل بعض مسلمان کہلانے والے امتِ محمدیہ کو خیر الامم سمجھتے ہُوئے۔ اس باطل عقیدہ پر قائم ہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ گویا رحمت کا وُہ دروازہ جو خدا تعالےٰ نے ابتدائے آفرینش سے اپنے بندوں پر رحمت نازل کرنے کے لئے کھولا۔ انعامات کا وُہ چشمہ جس سے خلقِ خدا ہمیشہ سے اپنی پیاس بجھاتی چلی آئی۔ اور روحانیات میں کمالاتِ انسانی کا وُہ آخری نقطہ جس پر ایک لاکھ چوبیس ہزار بندگانِ خدا پہونچ گئے۔ اب ہمیشہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ اس قسم کا خیال اس خدا کے متعلق جس کے خزانوں میں کمی نہیں۔ جس میں بخل اور کنجوسی نہیں۔ جو اپنی نعمتوں کو نازل کر کے انہیں واپس نہیں لیتا۔ تاوقتیکہ لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اس نعمت کو ٹھکرا کر مستوجب غضب الٰہی نہ بن جائیں۔ انتہاء درجہ کا ناپاک خیال ہے۔ اور کوئی معرفت رکھنے والا انسان اسے درست تسلیم نہیں کر سکتا۔ مگر افسوس بعض لوگوں نے اپنی قوت بصیرت کو کھو کر اس قسم کے عقائد گھڑ لئے ہیں۔ جن کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔

احرار کی انتہائی بے باکی

ایسے ہی عاقبت نااندیش لوگوں کا ترجمان "مجاہد" اپنی ۱۶ ستمبر کی اشاعت میں "ضرورتِ نبی اور اللہ تعالےٰ کا سکوت" کے زیر عنوان انقطاع نبوت پر زور دیتا ہُوا لکھتا ہے:۔

"لایعنی مسائل میں سے ایک مسئلہ اجرائے نبوت کا ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آسکتا ہے۔ یہ بات بالکل واضح تھی۔ اور مسلّمہ امر ہے۔ کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیش کردہ تعلیم اور آپ کے اسوہ حسنہ کے بعد کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں رہی آج تک مسلمانوں میں اس کے متعلق اختلاف نہیں ہُوا تھا۔"

گویا نعوذ باللہ اجرائے نبوت کا مسئلہ "لایعنی" مسئلہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ احرار جو مسلمانوں کے لئے مارِ آستین سے کم نہیں۔ اور جن کی اسلام دُشمنی اب بالکل واضح ہو چکی ہے۔ اس قدر بے باک۔ اور روحانیت سے کورے ہو چکے ہیں۔ کہ مسئلہ اجرائے نبوت کو "لایعنی" قرار دے کر اللہ تعالےٰ کی اس سنت کو جو بعثتِ رسل کے متعلق دُنیا میں جاری ہے۔ "لایعنی" سمجھتے ہُوئے کچھ بھی شرم و حیا محسوس نہیں کرتے اگر وُہ کہیں۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کا آنا لایعنی سمجھتے ہیں۔ تو بتایا جائے۔ کیوں پہلے انبیاء کی بعثت اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔ اگر آج مسلمانوں کے پاس قرآن ہے۔ تو بنی اسرائیل کے پاس توریت تھی۔ اگر مسلمانوں کے آقائے دوجہان حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ تو بنی اسرائیل کو حضرت موسےٰ ایسا اولوالعزم نبی ملا۔ پھر کیوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد تو خدا تعالےٰ نے پے در پے نبی بھیجے لیکن اب کسی نبی کا آنا "لایعنی" ہو گیا۔ اور وُہ لوگ جو اپنے مانے ہُوئے نبی کے بعد اسی بناء پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا انکار کر کے موردِ لعنت بن گئے۔ کہ ان کے نزدیک ان کے نبی کے بعد کوئی اور نبی نہیں آسکتا۔ انہیں کیونکر مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔

حضرت ابن عربی کا عقیدہ

پھر مسئلہ انقطاعِ نبوت کو مسلّمہ امر قرار دینا۔ اور یہ کہنا۔ کہ:۔

"آج تک مسلمانوں میں اس کے متعلق اختلاف نہیں ہُوا تھا۔"

ایک اور بے ہودگی ہے۔ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی فرماتے ہیں:۔

ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انما ھی النبوۃ التشریع لا مقامھا فلا شرع یکون ناسخاً لشرعہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا یزید فی شرعہ حکماً اٰخر وھٰذا معنی قولہٗ صلے اللہ علیہ وسلم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علٰے شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الیٰ احدٍ من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھٰذا ھو الذی انقطع وسدّ بابہٗ لا مقام النبوۃ (فتوحات مکیہ جلد ۲ صـ ۷۳)

یعنی وُہ نبوت جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وجود پر ختم ہوئی۔ صرف تشریعی نبوت ہے۔ نہ کہ مقامِ نبوت۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرنے والی اور کوئی شریعت نہیں آسکتی اور نہ اس میں کوئی حکم بڑھا سکتی ہے یہی معنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس قول کے ہیں۔ کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی۔ اور حدیث لا رسول بعدی ولا نبی کے بھی یہ معنے ہیں۔ کہ میرے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو میری شریعت کے خلاف کسی اور شریعت پر ہو۔ اور نہ کوئی ایسا رسول آسکتا ہے۔ جو اپنی شریعت کی طرف بلانے والا ہو۔ پس یہ وُہ نبوت ہے۔ جو بند ہوئی۔ ورنہ مقام نبوت بند نہیں۔

حضرت امام شعرانی کا عقیدہ

حضرت امام شعرانی فرماتے ہیں:۔

وقولہٗ صلے اللہ علیہ وسلم لا نبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی (الیواقیت والجواہر جلد ۲ صـ ۴۲)

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ قول کہ میرے بعد نبی نہیں۔ اور نہ رسول اس سے مراد صرف یہ ہے۔ کہ میرے بعد کوئی شریعت لانے والا نبی اور رسول نہیں آسکتا۔ فصوص الحکم میں لکھا ہے۔ ان اللہ تعالےٰ لطف بعبادہٖ وابقی لھم النبوۃ العامۃ التی لا تشریع فیھا۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں پر رحم کر کے ان میں عام نبوت جس میں نئی شریعت نہ ہو، باقی رہنے دی ہے۔

دیگر مقتدر مسلمانوں کا عقیدہ

سید عبد الکریم صاحب جیلانی ابن ابراہیم جیلانی لکھتے ہیں۔ فانقطع حکم نبوۃ التشریع بعدہٗ وکان محمد صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین (الانسان الکامل باب ۳۶) یعنی خاتم النبیین کا صرف یہ مطلب ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر تشریعی نبوت ختم ہو گئی۔ ملا علی قاری کہتے ہیں۔ قلت مع ھٰذا لو عاش ابراھیم وصار نبیاً وکذا لو صار عمر نبیاً لکان من اتباعہٖ صلے اللہ علیہ وسلم ....

فلا یناقض قولہٗ خاتم النبیین اذ المعنی انہ لا یاتی نبی ینسخ ملتہٗ ولم یکن من امتہٖ (موضوعات کبیر صـ ۵۸ و ۵۹) یعنی میں کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یہ اقوال کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا۔ تو نبی ہوتا۔ یا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا۔ تو عمر ہوتا۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ خاتم النبیین کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے۔ اور امتِ محمدیہ میں سے نہ ہو۔ حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں وختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہٗ بالتشریع علے الناس (تفہیمات الٰہیہ تفہیم صـ ۵۳) کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر نبیوں کے ختم ہونے کا یہ مطلب ہے۔ کہ آپ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں آسکتا جسے خدا تعالےٰ نے شریعت دے کر لوگوں کی طرف مامور کیا ہو۔

ماضی قریب کے علماء کا عقیدہ

مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی فرماتے ہیں "بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یا زمانہ میں آنحضرت کے مجرد کسی نبی کا ہونا محال نہیں۔ بلکہ صاحب شرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے (دافع الوساوس فی اثر ابن عباس صہ ۱۲) مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند فرماتے ہیں "عوام کے خیال میں تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے۔ کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا۔ کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے" (تحذیر الناس صہ ۳) پھر فرماتے ہیں "اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو۔ تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئیگا" (صہ ۲۵)

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت محی الدین صاحب ابن عربی۔ حضرت امام شعرانی عارف ربانی سید عبدالکریم صاحب جیلانی حضرت سید ولی اللہ صاحب محدث دہلوی۔ ملا علی صاحب قاری۔ مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ ایسے بزرگ اور امت محمدیہ کے درخشاں ستارے انقطاع نبوت کے قائل نہیں تھے۔ بلکہ یہ عقیدہ رکھتے تھے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے۔ جو آپ کا متبع ہو۔ اس صورت میں "ترجمان احرار" کا یہ لکھنا کہ "آج تک مسلمانوں میں اس کے متعلق اختلاف نہیں ہوا تھا" صریح دھوکا دہی نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

انعم اللہ علیہم کی معیت سے مراد

"مجاہد نے آیت قرآنی فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین کا ذکر کرتے ہوئے جس سے اجرائے نبوت کا صاف اور واضح ثبوت ملتا ہے۔ لکھا ہے۔ "نبیوں۔ صدیقوں۔ شہیدوں اور صالحین کی رفاقت کا مطلب واضح طور پر یہی ہے۔ کہ ان لوگوں کی جنت میں رفاقت نصیب ہو" مگر یہ استدلال فقدان تدبر اور عمیق نگاہ نہ رکھنے کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ اگر یہ معنے درست تسلیم کر لیئے جائیں۔ تو آیت کا ترجمہ یوں ہوگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے قیامت کے دن صرف نبیوں کی معیت میں ہونگے۔ مگر خود نبی نہ ہونگے۔ وہ صدیقوں کی معیت میں ہونگے۔ مگر خود صدیق نہ ہونگے۔ وہ شہیدوں کی معیت میں ہونگے۔ مگر خود شہید نہ ہونگے۔ وہ صالحین کی معیت میں ہونگے۔ مگر خود صالح نہ ہونگے۔ اس صورت میں امت محمدیہ میں سے نہ کسی کو صالح تسلیم کیا جاسکتا ہے۔ نہ شہید نہ صدیق۔ اور پھر یہ سوال قابل حل ہوگا۔ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کیونکر صدیق کہا جاسکتا۔ اور حضرت عمرؓ۔ حضرت عثمانؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت حسینؓ وغیرہ کو کیونکر شہید کہا جاسکتا ہے کیا امت محمدیہ نعوذ باللہ ایسی گئی گذری ہے۔ کہ امم سابقہ کے لوگ تو نبی صدیق۔ شہید اور صالح بن جائیں۔ مگر امت محمدیہ کے افراد کو صرف امم سابقہ کے افراد کی رفاقت نصیب ہو۔ وہ بھی قیامت کے دن؟ ورنہ ان میں سے کوئی صالح بھی نہ ہو سکے۔ یاد رکھنا چاہئے۔ اس جگہ مع کا لفظ بمعنے من استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں اس قسم کی کئی مثالیں موجود ہیں۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کو دعا سکھاتا ہے۔ توفنا مع الابرار اے خدا ابرار کے ساتھ ہمیں موت دے کوئی اس کا یہ مطلب نہیں لیتا۔ کہ جس دن ابرار مریں۔ اسی دن ہماری روح بھی قبض ہو۔ بلکہ ہر کوئی یہ مطلب لیتا ہے۔ کہ اے خدا ابرار میں شامل کر کے ہماری روح قبض کرنا ایک اور جگہ فرماتا ہے۔ الذین تابوا واصلحوا واعتصموا باللہ واخلصوا دینھم للہ فاولئک مع المومنین۔ یعنی جو لوگ اعمال بد سے توبہ کرتے ہیں۔ اعمال کی اصلاح کرتے ہیں۔ خدا سے پختہ تعلق پیدا کرتے ہیں۔ اور اپنی تمام حرکات وسکنات کو خدا تعالےٰ کے لئے مخصوص کر دیتے ہیں وہ مع المومنین ہیں۔ اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے۔ کہ وہ مومنوں کے ساتھ ہونگے۔ بلکہ یہ ہیں۔ کہ وہ مومن ہیں۔ گویا مع منؔ کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں۔ کہ مع کے معنے ساتھ کے بھی ہوتے ہیں۔ مگر ہر جگہ ایک ہی معنے کرنا اور آیات کے سیاق وسباق کو نظر انداز کر دینا کسی صورت میں مستحسن نہیں سمجھا جاسکتا۔ آیت زیر بحث میں اگر ساتھ کے معنے لئے جائیں۔ تو امت محمدیہ کی شان بہت گر جاتی اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کی سخت تحقیر ہوتی ہے۔ کاش ہمارے مخالف اس امر کو سمجھیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کی حقیقت سمجھکر ایسے نازیبا الفاظ اپنے منہ سے نہ نکالیں۔

امام راغب نے بھی ہمارے معنوں کی تائید کی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ واجاز الراغب ان یتعلق من النبیین بقولہ ومن یطع اللہ والرسول۔ ای من النبیین ومن بعدھم۔ یعنی امام راغب فرماتے ہیں۔ کہ من النبیین۔ من یطع اللہ سے متعلق ہے اور مطلب یہ ہے۔ کہ جو اللہ اور رسول کی اطاعت کرے۔ وہ نبیوں اور صدیقوں وغیرہ میں سے ہے۔ علامہ ابوحیان اس پر لکھتے ہیں "ولو کان من النبیین متعلقاً بقولہ ومن یطع اللہ والرسول لکان من النبیین تفسیرًا لمن فی قولہ ومن یطع فیلزم ان یکون فی زمان الرسول او بعدہ۔ انبیاء یطیعونہ" (البحر المحیط جلد ۳ صہ ۲۸۷) یعنی امام راغب کے قول کے رو سے من النبیین مَن یطع اللہ کی تفسیر میں واقع ہوا ہے۔ اور اس سے لازم آتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرنے والے رسول آتے رہیں۔

احباب سے ایک ضروری التماس

نظارت تالیف وتصنیف کی لائبریری میں ایسی کتابوں رسالوں۔ ٹریکٹوں اور اشتہاروں اور اخبارات کے جمع کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اس وقت تک سلسلہ احمدیہ کے مخالفوں کی طرف سے سلسلہ کی مخالفت میں شائع ہو چکے ہیں۔ یا آئندہ وقتاً فوقتاً شائع ہوں اس کام کے لئے مختلف مقامات کے احباب کی امداد کی ضرورت ہے۔ احباب ان تمام تحریروں کو تلاش کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جو ان کے علاقہ میں کسی مخالف کی طرف سے اس وقت تک شائع ہو چکی ہوں۔ اکثر بڑے بڑے مخالف مر چکے ہیں۔ ان کی پرانی تحریریں جو سلسلہ کے خلاف ہوں۔ جمع کرنے کی کوشش کی جائے۔ ایسا ہی جو تحریریں آئندہ شائع ہوں۔ ان کو بھی حاصل کیا جائے۔ اور انہیں لائبریری تالیف وتصنیف میں بھیجا جائے۔ بعض مقامات پر سیکرٹری تالیف وتصنیف منتخب ہو چکے ہیں۔ ان کی خدمت میں خاص طور پر درخواست ہے۔ کہ وہ اس کام کی طرف خصوصیت کے ساتھ توجہ فرمائیں۔ نیز ہر ایک احمدی سے درخواست ہے۔ کہ مخالفین کے لٹریچر کے جمع کرنے میں صیغہ ہذا کی امداد کریں۔

اس کے علاوہ عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے جو کتابیں اسلام کے خلاف کسی زبان میں لکھی گئی ہیں ان کو بھی حاصل کر کے لائبریری میں بھیجنے کی کوشش کی جائے۔ اور اگر کوئی صاحب لائبریری تالیف وتصنیف کے لئے کوئی مفید کتاب عطا فرمائیں۔ تو وہ بھی شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی۔

(ناظر تالیف وتصنیف قادیان)

عراق کے اہم اور دلچسپ حالات حاضرہ

انگریزی اخبار The Near East And Indian (۱۹ ستمبر) نے عراق کے تازہ واقعات کے متعلق بعض دلچسپ خبریں شائع کی ہیں۔ جن کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے

جنرل نوری پاشا وزیر خارجہ کا استعفیٰ

بغداد میں اس خبر سے کہ جنرل نوری پاشا السعید وزیر خارجہ وزارت سے مستعفی ہو رہے ہیں۔ بغداد کے سیاسی دوائر میں عام اضطراب پھیل گیا۔ جنرل موصوف کے مستعفی ہونے کی کوئی وجہ بھی بیان نہیں کی گئی تھی۔ اور ان کا یہ اقدام اس اعتبار سے بھی بالکل غیر متوقع تھا۔ کہ ان کی سیادت میں ایک عراقی وفد عنقریب جنیوا بھیجا جانے والا تھا۔ حکومت عراق نے فوراً اس خبر کی تردید کر دی۔ اور اعلان کیا۔ کہ آپ اگلے روز یقینی طور پر عراقی وفد کی قیادت کرتے ہوئے بذریعہ ہوائی جہاز جنیوا روانہ ہو جائیں گے۔ اور وہاں لیگ اسمبلی میں حکومت ایران کے ساتھ متنازعہ حدود کے معاملہ میں افہام تفہیم کے نتائج کی رپورٹ پیش کریں گے۔

تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ نے فی الواقعہ مستعفی ہونے کے لئے تحریر پیش کر دی تھی۔ جس کی وجہ دیگر ارکان کابینہ سے ان کے بعض اختلافات تھے۔ ان کی طرف سے استعفیٰ کی تحریر پہونچنے پر وزراء کی کونسل کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ان کی درخواست کی منظوری فریقین کے درمیان مفاہمت کی مساعی کے نتیجہ تک معرض التواء میں رکھی جائے۔ وزیر اعظم یٰسین پاشا الہاشمی مصالحت کی کوشش میں مصروف ہو گئے۔ اور ان کی مساعی ممبران کابینہ کا اختلاف مٹانے میں کامیاب ہو گئیں۔ اس کے نتیجہ میں جنرل نوری پاشا نے استعفیٰ واپس لے لیا۔ اور وہ اگلے روز مجوزہ پروگرام کے مطابق وفد لے کر جنیوا روانہ ہو گئے۔

مزدور جماعتوں کی ترقی اور اصلاح

حکومت عراق ملک میں مزدوروں کی ترقی و اصلاح کے لئے اور انہیں رفتار زمانہ سے ہمدوش بنانے کے لئے بڑی دلچسپی لے رہی ہے۔ چنانچہ اسی غرض سے ایک نیا محکمہ قائم کیا گیا ہے۔ جو وزارت داخلہ کے ماتحت ہو گا۔ یہ اقدام حکومت عراق کے لیگ آف نیشنز میں شمولیت کی وجہ سے بھی ضروری تھا۔ کیونکہ مواثیق لیگ اور اس کے آئین کے ماتحت عراق اور جنیوا کے لیبر آفس کا رکن بھی ہو گا۔ یہ نیا محکمہ کچھ عرصہ سے مزدوروں کی حالت کی اصلاح کے متعلق قوانین مرتب کرنے میں مصروف ہے۔ یہ اصلاح مزدوروں کے لئے اوقات کار کے تقرر ٹریڈ یونینوں کے قیام۔ کم سے کم تنخواہ کے تعین اور بچوں سے کام لینے کی کڑی نگرانی کے متعلق ہو گی۔

جنیوا کے لیبر آفس کو رپورٹ پیش کرنے کے لئے یہ محکمہ عراق میں مزدوروں کی موجودہ حالت کے متعلق تحقیقات کرنے میں مصروف ہے۔ اس سلسلہ میں کیمیکل لیبارٹری کے ڈائرکٹر مسٹر ہاکنز اور لیبر ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ نے آدامیہ کے کارخانہ پارچہ بافی اور سلائخ کے کارخانہ چرم کا معائنہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ وزارت داخلہ کے نائب مشیر مسٹر گراس عنقریب لیبر ڈیپارٹمنٹ کے افسر اعلیٰ کے ساتھ بغداد کے تمام کارخانجات کا معائنہ کریں گے۔

امیر زید کی آمد

گذشتہ ہفتہ امیر زید سابق شاہ فیصل کے بھائی بغداد تشریف لائے۔ بغداد میں قیام کے دوران میں وہ شاہی مہمان کی حیثیت سے رہے۔ یہ چند سال سے ٹرکی میں مقیم ہیں۔ بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی آمد برلن میں پہلے عراقی وزیر کے تقرر کے متعلق تھی۔ برلن میں عراق کی نمائندگی تا حال نائب سفیر کی معرفت کی جاتی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ امیر زید کو برلن میں وزیر عراق مقرر کئے جانے کا شاہی فرمان عنقریب جاری ہونے والا ہے۔

بغداد کا نیا عجائب گھر

اعلان کیا گیا ہے۔ کہ بغداد کے نئے عجائب خانہ کا جس کا نام "ماموں میوزیم" رکھا گیا ہے۔ شاہ غازی افتتاح کریں گے یہ میوزیم ماموں محل میں بنایا گیا ہے۔ اور اس کی تمام اشیاء صرف زمانہ عباسی سے تعلق رکھتی ہیں۔ اور اس وجہ سے اسی خاندان کے محل میں ان کا رکھا جانا نہایت موزوں معلوم ہوتا ہے۔ بغداد میں ہارون الرشید اور ماموں الرشید کا زمانہ نہایت شان و شوکت کا زمانہ تھا۔ لیکن چونکہ اس خاندان نے بہت تھوڑا عرصہ حکومت کی۔ اس لئے اس کے آثار اور مشہور یادگاریں جو بعد کے فاتحین کے دست تطاول سے کسی طرح بچ رہیں بہت کم پائی جاتی ہیں۔ محکمہ آثار قدیمہ کے ڈائرکٹر نے ایک کتاب میں خاندان عباسیہ کے محل واقع اندرون قلعہ کے کھنڈرات کی تصویریں دی ہیں۔ جن سے اس خاندان کی سطوت و عظمت اور شاہان عباسیہ کا جاہ و جلال نمایاں طور پر آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے۔

مقدمہ زیر دفعہ ۳۲۳ کا فیصلہ

یہ مقدمہ قریباً پانچ ماہ سے میاں بدر محی الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں چل رہا تھا استغاثہ کی کہانی یہ ہے کہ عبدالسلام احراری ۲۰ مئی کو ۵-۴ بجے کے درمیان جامعہ احمدیہ کے پاس گیا۔ جہاں چار احمدیوں نے اسے زدوکوب کیا۔ مجسٹریٹ نے فیصلہ سناتے ہوئے چوہدری ظہور احمد صاحب کو بری کر دیا۔ باقی تین اصحاب کو ۳۰-۳۰ روپے جرمانہ کیا۔ جس کے خلاف معلوم ہوا ہے۔ وہ اپیل کر رہے ہیں۔

ایک مظلوم احمدی کی آہ کا اثر

موضع رعیہ ضلع امرتسر میں ایک پٹواری ہے۔ جو کوٹلی نصیر خان ضلع امرتسر کا باشندہ ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت کرنا اور احمدیوں کو ستانا اس کا مشغلہ ہے۔ موضع رعیہ میں احمدیوں کے خلاف شورو شر میں نمایاں حصہ لینے کا سہرا اسی کے سر ہے۔ احرار کے ملا اسی کی کوشش سے آتے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مقدس شان میں اپنی فطرت سے مجبور ہو کر سب و شتم کرتے رہتے ہیں۔ کچھ دن ہوئے میری موجودگی میں پٹواری مذکور نے ایک احراری ملا کو بلا کر نہایت گندی گالیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دلائیں۔ اور احمدیوں کو اشتعال دلانے کی کوشش کی۔ لیکن احمدیوں نے اپنے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے نہایت ہی اعلیٰ نمونہ صبر اور بردباری کا دکھایا۔ اس سے چند روز قبل مولا بخش احمدی کمہار کو مخاطب کر کے اسی پٹواری کی شہ پر ایک احراری نے کہا یہ لوگ یزید پلید کی ذریت سے ہیں۔ مولا بخش نے جواباً کہا ہم تو مسلمان ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والے ہی یزیدی ہیں۔ اس پر پٹواری مذکور غیظ و غضب کی آگ میں جل اٹھا۔ اور مولا بخش کے مونہہ پر زور سے تھپڑ دے مارا۔ وہ اسے سرکاری ملازم سمجھ کر خاموش چلا گیا۔ مگر اس کا انتقام خدائے غیور نے اس طرح لیا۔ کہ پٹواری مذکور کے گاؤں موضع کوٹلی نصیر خان میں اس کے رشتہ داروں میں تقسیم زمین کی وجہ سے لڑائی ہو گئی۔ اور نوبت یہاں تک پہونچی۔ کہ فریقین میں سخت جدال ہوا۔ جس میں پٹواری کا

مسلمانوں کی نہایت عبرتناک حالت اور احرار کا فتنہ و شرارت

کلکتہ کے معزز روزنامہ "مسلم گزٹ" نے جو تمام ہندوستان اور خصوصاً بنگال میں مسلمانوں کی نہایت اہم خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی موجودہ پستی اور ذلت کا نہایت گہرا احساس رکھتا ہے۔ اپنے ۴ر اکتوبر کے پرچہ میں "مسلمانوں میں فقدان ایمان" کے زیر عنوان ایک مقالہ شائع کیا ہے۔ جس میں ایک طرف تو مسلمانان ہند کی زبون حالی پر نہایت ہی دردمندانہ انداز سے غم والم کے آنسو بہائے ہیں۔ اور دوسری طرف یہ بتایا ہے۔ کہ ایسی حالت میں بھی احرار ناہنجار مسلمانوں کو تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گرانے اور انہیں ذلیل و رسوا کرنے کی شرمناک کوششوں میں مصروف ہیں۔ اسلام اور مسلمانوں کا درد رکھنے والے اصحاب اس مضمون کو غور سے ملاحظہ فرما کر اندازہ لگائیں۔ کہ احرار کا فتنہ اسلام اور مسلمانوں کو کس قدر نقصان پہنچا رہا ہے۔

ہوگئیں کمزور جو قومیں اکھڑتی جائیں گی   پتیاں جو سوکھتی جائینگی جھڑتی جائیں گی

(از جناب محمد اسحٰق صاحب امرتسری مدیر مسلم گزٹ کلکتہ)

ہندوستان کے مسلمانوں کا بھی عجیب حال ہے۔ دھتکارے جاتے ہیں ٹھکرائے جاتے ہیں۔ ذلیل و خوار کئے جاتے ہیں۔ مگر غفلت ہے کہ ان کا ساتھ نہیں چھوڑتی غیرت ہے کہ ان کے پاس نہیں پھٹکتی۔ حمیت ہے کہ انہیں چھو نہیں گئی۔ وہ اپنی زبوں حالی میں اس طرح مست و مگن ہیں۔ جس طرح موری کے موروگس اپنی ذلت و پستی کے احساس سے ناآشنا اپنی خواری و رسوائی کے تصور سے بے خبر۔ اپنے تنگ و تاریک ماحول ہی میں زندگی کے دن بسر کر دینا دنیا جہان کی بادشاہت اور ہفت اقلیم کی شہنشاہیت کا ہم معنی و ہم پایہ سمجھتے ہیں۔

ہندوؤں کی نظر میں یہ ذلیل ہیں۔ وہ انہیں وطن دشمن کے مکروہ نام سے یاد کرتے ہیں۔ وہ ان کے ساتھ کھانا پینا اٹھنا بیٹھنا کیا معنی ان کے خیال تک کو مکروہ اور پلیچھ سمجھتے ہیں۔ سکھوں کے دلوں میں ان کی یہ عزت ہے کہ انہوں نے ان کی مقدس مسجد ان کی آنکھوں کے سامنے مسمار کر ڈالی اور ذرا پروا تک نہ کی کہ مسلمان بھی اس کا کچھ انتقام لے سکیں گے یا نہیں۔ اور حکومت کی نظر میں بھی ان کی جو کچھ قدر و منزلت ہے وہ ہر کس و ناکس پر عیاں ہے۔ اور کسی شرح و بیان کی محتاج نہیں۔

غیر تو غیر خود مسلمان مسلمانوں سے نفرت کرتے ہیں۔ جہاں دیکھتے ہیں کہ مسلمانوں میں کسی مسئلہ پر یا کسی تحریک میں اتحاد و اتفاق کے سامان پیدا ہو رہے ہیں۔ فوراً ایک جماعت کمر باندھ کر مخالفت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ اختلاف رائے کے شرعی اور غیر شرعی پہلو اختراع کر لئے جاتے ہیں اور آپس میں کشمکش شروع ہو جاتی ہے۔

شہید گنج کی مسجد کی تخریب کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ تھا۔ جس میں مسلمانوں کی کسی جماعت کو خواہ وہ شیعہ ہو سنی ہو حنفی ہو شافعی ہو۔ مقلد ہو غیر مقلد ہو۔ بوہرہ ہو خوجہ ہو نیچری ہو قادیانی ہو کچھ ہو اختلاف رائے کی کوئی وجہ ہو ہی نہیں سکتی تھی۔ مگر یہ حقیقت بھی ہمارے سامنے ہے کہ "مجلس احرار" کے نام سے ایک جماعت آگے بڑھتی ہے۔ اور مسلمانوں کے بڑھتے ہوئے مذہبی جوش کی گرمی پر ٹھنڈا پانی ڈال دیتی ہے۔ اور وہ بھی کس وقت؟ اس وقت جب کہ کئی ایک اللہ کے نیک بندے اللہ کے گھر کی خاطر شہید ہو چکے، خون بہا چکے۔ سر کٹا چکے دولہا بن چکے پروان چڑھ چکے۔

یا الٰہی یہ مسلمانوں کی کونسی کل ایسی بگڑ گئی ہے کہ ان کا سارا نظام ہندوکش سے لے کر راس کماری تک، اور آسام و بنگال سے لے کر بمبئی و کراچی تک درہم برہم ہو کر رہ گیا ہے؟ کہ اس ملت ابراہیمی کے تعمیر اسلامی کی بنیادیں ہل گئی ہیں؟ اور اس جمعیت محمدی اور امت مصطفوی کی تنظیم و تنسیق کا نقشہ بدل گیا ہے۔ آوا بگڑ گیا ہے جواب میں صرف ایک لفظ کہا جا سکتا ہے۔ اور یہ وہی لفظ ہے جو ان کالموں میں بارہا دہرایا گیا ہے۔ جس کی طرف بارہا قارئین کرام کی توجہ مبذول کی گئی ہے اور جس کی طرف ہم آج پھر ان کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں وہ لفظ "فقدان ایمان" ہے۔ یعنی مسلمانوں کے سینوں میں ایمان کا چراغ روشن نظر نہیں آتا بجھ گیا ہے۔ ان کے سینے تاریک ہیں دلوں میں اندھیرا ہے۔ سروں میں حق و یقین کی جگہ ظنون و شکوک اور اکاذیب و اباطیل نے قبضہ جما لیا ہے

مسلمان اگر دنیا و مافیہا سے کٹ کر صرف اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرنے لگیں۔ تو ایک آن کی آن میں ان کی زندگی میں ایسا شاندار انقلاب نمودار ہو جائے۔ کہ دنیا قرون اولیٰ و ازمنہ وسطیٰ کے انقلابوں کی داستانیں بھلا بیٹھے اور زمین پر آسمان کی بادشاہت قائم ہو جائے۔

ضروریات جلسہ سالانہ کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء قریب آگیا ہے۔ اس کے واسطے جو اشیاء مطلوب ہیں۔ ان کی فہرست شائع کر کے لکھا جاتا ہے۔ کہ جو دوست کسی چیز کا ٹھیکہ لینا چاہیں۔ وہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۵ء تک اپنے اپنے ٹینڈر معہ تصدیق پریذیڈنٹ صاحب جماعت دفتر ناظم سپلائی و سٹور جلسہ سالانہ میں ارسال فرما دیں۔ اس امر کا خیال رہے۔ کہ جملہ اشیاء کے ٹھیکہ داروں کو اندرون قصبہ و بیرون قصبہ ہر دو جگہ دوکان کھولنی ہوگی۔ اور افسر صاحب جلسہ کے مقرر کردہ منتظمان کی پرچی سے ہر چیز لی جایا کرے گی۔ ہر ایک چیز نہایت عمدہ اور صاف ہونی چاہیئے۔ اور سب کمیٹی جلسہ سالانہ ٹینڈر پاس کرنے وقت لے کر ایک سیر تک فی جنس بطور نمونہ محفوظ رکھیگی۔ مزید برآں یہ کہ ہر ایک ٹھیکہ دار کو ۲۱ دسمبر سے ۳ جنوری ۳۶ء تک ۲۴ گھنٹے دوکان کھلی رکھنی پڑیگی

نام جنس	سیر	من	سے	سیر	من تک	کیفیت
آرد گندم عمدہ سفید	۰	۱۴۰۰	″	۰	۱۴۵۰ تک	
گھی عمدہ دیسی	۰	۳۵	″	۰	۴۰	″
چاول باریک عمدہ پرانے باسمتی	۰	۸	″	۰	۱۰	″
″ ٹوٹے ″	″	۷۰	″	۰	۸۰	″
دال ماش	۰	۶۰	″	۰	۷۰	″
دال نخود	۰	۲۰	″	۰	۲۵	″
دال مسور	۰	۱۵	″	۰	۲۰	″
دال مونگ	۰	۳	″	۰	۵	″
نمک سالم باریک پسا ہوا	۰	۱۶	″	۰	۲۰	″
نمک باریک ″	۰	۷	″	۰	۱۰	″
مرچ سرخ باریک پسی ہوئی	۰	۴	″	۰	۶	″
ہلدی باریک پسی ہوئی	۰	۴	″	۰	۵	″
دھنیا باریک پسا ہوا	۰	۳	″	۰	۴	″
گرم مصالح	۲۰	۳	″	۰	۴	″ حسب پیمانہ مقررہ بھنا ہوا
چینی دانے دار	۰	۴	″	۰	۵	″
گڑ	۰	۱۰	″	۰	۱۵	″
گوشت بکری	۰	۱۷۰	″	۰	۲۰۰	تک
لکڑی سوختنی خشک	۰	۱۵۰۰	″	۰	۱۶۰۰	″ از قسم کیکر۔ جنڈ پھلاہ
کوئلہ پتھر	۰	۴۵۰	″	۰	۵۰۰	″
آلو سفید عمدہ موٹے	۰	۱۰۰	″	۰	۱۵۰	″ سبزی کا من پچاس سیر کا ہوگا
شلغم سفید عمدہ دھلے ہوئے	۰	۵۰	″	۰	۷۵	″
پیاز خشک و سبز دیسی و کراچی	–	۱۵	″	۰	۲۰	″
لہسن	۲۰	۲	″	۰	۳	″
ادرک	۰	۷	″	۰	۱۰	″

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

اٹلی اور ابی سینیا کے درمیان جنگ کے واقعات

عدیس آبابا ۸ اکتوبر۔ اٹلی کل تک اڈووا اور آڈی گراٹ فتح کر چکا تھا۔ اب خبر آئی ہے کہ آکسم کا شہر اٹلی کے قبضہ میں آگیا ہے۔ آکسم کے فتح ہونے سے اٹلی والوں نے آکسم۔ اڈووا اور آڈی گراٹ کو ملا کر ۵۰ میل لمبا محاذ قائم کر لیا ہے۔ عدیس آبابا کے سرکاری حلقوں کا بیان ہے۔ کہ ابی سینیا کی فوجوں کی چال یہ ہے۔ کہ حملہ آور کو پریشان کرتے ہوئے آہستہ آہستہ پیچھے ہٹا جائے ایک غیر مصدقہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ اٹلی کی فوجوں نے کل اڈووا کے نزدیک گیس کا استعمال کیا۔

غیر سرکاری ذرائع سے آمدہ پیغامات مظہر ہیں۔ کہ ابی سینیا کا ایک کمانڈر ایری ٹیریا میں استقلال سے پیش قدمی کر رہا ہے۔ ایک اور کمانڈر راس کاسا ۸۰ ہزار فوج کے ساتھ دریائے سیٹٹ کے نواح میں اٹلی کے دائیں مورچہ کو توڑنے میں لگا ہوا ہے ایک اور جرنیل راس سیوم نے جو اٹلی کے ہراول دستہ کا مقابلہ کر رہا ہے۔ تار دیا ہے۔ کہ ان کی فوج نے ۱۳۰ افسروں کو پکڑ لیا ہے۔

روم ۸ اکتوبر۔ یہاں اس رائے کا اظہار کیا جا رہا ہے کہ جونہی لیگ اٹلی کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کا فیصلہ کریگی وہ اس سے علیحدگی اختیار کرلے گا۔ شروع میں اٹلی والے ڈرے ہوئے تھے۔ مگر ابی سینیا میں اطالوی فوجوں کی فتوحات سے ان کا سب خوف دور ہو گیا ہے۔ اور اب وہ اپنے خلاف جنیوا کی کارروائی کا بے صبری سے انتظار کر رہے ہیں۔

اسمارا ۷ اکتوبر۔ اٹلی کی پیشقدمی بلا روک ٹوک جاری نہیں ہے جو اطالوی افسر میدان جنگ سے واپس آئے ہیں۔ انہوں نے ریوٹر کے نامہ نگار کو بتایا ہے۔ کہ اطالوی فوج کے رستہ میں بہت سی مشکلات ہیں۔ اس علاقہ میں چند ہی رستے ہیں۔ اور چھپ کر گولیاں چلانے والوں کو اپنا کام کرنے کا بہت موقعہ مل جاتا ہے۔ ہموار رستوں پر چند مشین گنوں کے ساتھ ہی ابی سینیا والے تمام فوج کی پیش قدمی کو روک سکتے ہیں۔

جنیوا ۷ اکتوبر۔ چھ اقوام کی کمیٹی نے لکھا ہے کہ اطالوی کمانڈر انچیف کی طرف سے اپنی فوجوں کو سرحد عبور کرنے کا حکم دیا جانا۔ اور ایڈی گراٹ اور اڈووا پر اطالوی جہازوں کی بمباری اس بات کو ثابت کرتی ہے۔ کہ اٹلی جارحانہ کارروائی کا مرتکب ہوا ہے۔ اس لئے لیگ کمیٹی فیصلہ دیتی ہے کہ اٹلی نے لیگ آف نیشنز کے آرٹیکل ۱۰-۱۲ اور ۱۵ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اور اس کے خلاف کارروائی کی جانی چاہیئے۔

واشنگٹن ۸ اکتوبر۔ حکام محصولات کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ اٹلی اور ابی سینیا کو کوئی اسلحہ وغیرہ نہ بھیجیں۔ لنڈن میں مسٹر روزویلٹ کے اسلحہ پر پابندی عائد کرنے کے اعلان کو پسندیدگی کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

جنیوا ۸ اکتوبر۔ لیگ کونسل کے ایک متفقہ فیصلہ نے اٹلی کو اخلاقی طور پر مہذب اقوام عالم کے دائرہ سے نکال دیا ہے۔ نیز اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس نے اپنے مقدس مواثیق کے خلاف جنگ کا قدم اٹھایا ہے۔ لیگ کے دوسرے ارکان اس امر کا وعدہ کر چکے ہیں کہ اٹلی سے تمام تجارتی اور مالی تعلقات ختم کر لئے جائیں اور اس کے ساتھ کوئی راہ و رسم نہ رکھا جائے

نیویارک ۸ اکتوبر۔ امریکہ کا ایک اخبار برطانیہ کو مطعون کرتا ہوا لکھتا ہے۔ برطانیہ اپنے مفاد کے لئے باقی تمام دنیا کو جنگ میں دھکیلنا چاہتا ہے۔ اور اس کی پالسی ایمپائر کی توسیع اور موجودہ مقبوضات کا تحفظ ہے۔

حیدر آباد دکن ۸ اکتوبر۔ دولت آصفیہ کا ایک اعلان مظہر ہے کہ حضور نظام نے احکام صادر فرمائے ہیں کہ ان کی سلور سلور جوبلی کی تقریب جس کی تاریخ ۲۸ دسمبر مقرر تھی۔ ماہ فروری ۱۹۳۶ء کے آخری ہفتہ تک ملتوی کر دی گئی ہے۔

اندور ۷ اکتوبر۔ مہاراجہ ہلکر نے یکم اکتوبر ۱۹۳۵ء سے ۳۰ ستمبر ۱۹۳۶ء تک کے لئے جو بجٹ منظور کیا ہے۔ اس میں ہوائی جہازوں کے اترنے کی زمین کے لئے ایک لاکھ ۷۵ ہزار روپیہ کی رقم شامل ہے۔ گذشتہ بجٹ میں اس غرض کے لئے ساٹھ ہزار روپیہ منظور ہوا تھا۔

پیرس ۷ اکتوبر۔ سویز کنال کمپنی کے ایک اجلاس میں حالات حاضرہ زیر بحث ہوتی رہی۔ اس افواہ کی تردید کر دی گئی کہ وہ دل متعلقہ نہر کو بند کر دینے کی موزونیت پر غور کر رہی ہیں۔ تاہم اس مفروضہ کو نظر انداز نہیں کیا گیا کہ پابندیاں عاید ہو جانے کے بعد ناکہ بندی کے جو امکانات ہو سکتے ہیں۔ ان پر ڈائرکٹروں نے غور کر لیا ہے۔ اگرچہ اجلاس کی روداد کو سختی کے ساتھ صیغۂ راز میں رکھا گیا ہے۔ مگر کمیٹی کے ایک رکن نے بتایا کہ اسلحہ کے نقل و حمل کے محصول کی شرح ایک شلنگ فی ٹن سے بڑھ کر نہیں۔

لدھیانہ ۸ اکتوبر۔ دسہرہ کے سلسلہ میں یہاں کی پولیس کو مصروف دیکھ کر ایک درجن زیر سماعت قیدیوں نے جن میں ڈاکوؤں کا ایک مشہور سرغنہ بھی شامل ہے جیل سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے ایک ڈاکو ہلاک اور باقی گرفتار کر لئے گئے۔

کراچی ۶ اکتوبر۔ معاصر سندھ "آبزرور" رقم طراز ہے کہ ہندوستانی افواج کو برطانوی علاقہ کے کسی حصہ کی طرف باہر جانے کے لئے تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ مشرقی افریقہ مصر اور عدن برطانوی علاقہ میں شامل ہیں معاصر مذکور اس حکم کی وجہ یہ بتاتا ہے کہ مبادا المالیہ اور حبشہ کی جنگ میں مداخلت کرنی پڑے۔ "سندھ آبزرور" یہ بھی لکھتا ہے کہ مشہور جہازران کمپنیوں کے ایک درجن سے زائد جہاز فوجی نقل و حرکت کے لئے کرایہ پر لئے گئے ہیں اور معلوم ہوا ہے کہ کئی ہزار برطانوی فوج جس میں زیادہ تعداد ہندوستانیوں کی ہوگی۔ چند روز کے اندر اندر ہندوستان سے روانہ ہو جائے گی۔

واشنگٹن ۶ اکتوبر۔ امریکہ اور جاپان کے مابین ایک تجارتی معاہدہ ہوا ہے۔ جس کی رو سے یہ دونوں ملک فلپائن کو سوتی کپڑا نہیں بھیجیں گے۔

صوفیہ ۶ اکتوبر۔ مشرقی تھریس میں ترکی عساکر مجتمع ہو رہے ہیں۔ یونانی اپنی سرحد کو مستحکم کر رہے ہیں اور یہاں تک سرگوشیاں ہو رہی ہیں کہ ترکی اور رومانیہ بلغاریہ کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن حکومت ترکیہ کا بیان ہے کہ تھریس میں ترکی عساکر کا یہ اجتماع بلغاریہ یا کسی اور ریاست پر حملہ کرنے کے لئے نہیں کیا جا رہا۔ بلکہ اس کا مقصد درہ دانیال کی حفاظت ہے۔

لنڈن ۶ اکتوبر۔ اس اطلاع کی تردید ہو چکی ہے کہ بحیرہ روم کے راستہ مال و اسباب کی ترسیل کی بیمہ داری کی شرح دو چند ہو چکی ہے۔

پشاور ۶ اکتوبر۔ صوبہ سرحد کی کونسل میں خان عبد الغفار خان نے یہ ریزولیوشن پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے کہ تلوار رکھنا ایکٹ اسلحہ سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔ مالیہ اور آبیانہ کی شرح میں ۲۵ فی صدی تخفیف کی جائے۔ اور مالیہ و آبیانہ کا بقایا وصول کرنے کے لئے زرعی اراضی کو فروخت کرنے کا دستور منسوخ کیا جائے۔

جنیوا ۸ اکتوبر۔ ابی سینیا کے نمائندہ نے لیگ کو مطلع کیا ہے کہ گورنمنٹ ابی سینیا نے عدیس آبابا میں اطالوی سفیر کو ابی سینیا سے نکل جانے کا حکم دیا ہے کیونکہ اٹلی کا سفارت خانہ ابی سینیا میں امن عامہ کے خلاف سازش کا مرکز ہے۔

بڑودہ ۷ اکتوبر۔ مہاراجہ بڑودہ نے

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی